به عون معین مطلق و توفیق خدای حق

این کتاب مستطاب مسمّی به خلافت مصنفهٔ حکیم دقیق النظر عمیق الفکر
عالم تواریخ و سیر جان ڈونپورٹ صاحب بہادر که ترجمه آن جناب
ممدوح اکابر آنام موہبت فرمای خاص و عام وحید العصر مولوی محمد حیدر رضا صاحب
عام فہم بزبان اُردو از کمال غور و توجه از کتم عدم بمنصّهٔ ظہور آوردند

نام تاریخی

# جزو مظاہر الحق

۱۳۰۱ھ

CHECKED 1995

حسب ارشاد فیض بنیاد عالی شان جلالت نشان منبع الخلق و الاحسان معدن
الکرم و الامتنان عالی ہمت آسمان رفعت آفتاب طلعت برگزیدہ بارگاہ حضرت
رب المشرقین جناب راجه سید غضنفر حسین صاحب ضاعف اجلاله و ادام الله اقباله
بمقام لکھنؤ محلّه فراشخانه وزیر گنج بتاریخ بست و نہم ماه ربیع الثانی سنه ۱۳۰۱ ہجری

در مطبع اثنا عشری بحسن اہتمام بندہ سید عابد علی طبع شد

## تقریظ

چکیدہ خامہ بلاغت نظامہ جناب حبر علام بحر طمطام مروج دین مبین اسلام نائب اہل بیت علیہم السلام الفقیہ الباذل والعالم الکامل فخر المتکلمین عمدۃ المجتہدین آیۃ اللہ فی العالمین مجتہد العصر والزمان افضل الفقہا تاج العلما بحر العلوم جناب مولانا ومقتدانا سید علی محمد صاحب قبلہ وکعبہ مدظلہ العالے

## باسمہ سبحانہ

تاریخ فاضل معاصر حکیم متبحر علامہ جان ڈونیپورٹ صاحب بہادر دام توفیقہ جسمے اونہون نے تاریخ بعض ائمۂ دین وحجج معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین بالخصوص تاریخ حضرت سید الوصیین امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ مین تحریر فرمائی ہے اوسکا یہ ترجمہ شریف ہے اور اسی وحید عصر فرید دہر فرد زمانہ دُریگانہ عالی جناب معلی القاب حشمت مآب عظمت ایاب گردون قباب ہلال رکاب ذوالریاستین شاہزادہ علامہ سرکار فیض مدار شاہزادہ جہان قدر میرزا محمد واجد علی بہادر دام اقبالہ زاد اجلالہ واید الحق بہ الحق واہلہ بحق الحق واہلہ نے نوک ریز قلم ہدایت رقم کرایا پھر یہ مطالعہ ہیچدان مین آیا واقعی یہ ترجمہ نہایت خوب ہے بغایت پاکیزہ اسلوب ہے۔

| | |
|---|---|
| وفی کل لفظ منہ روض من المنے | وفی کل سطر منہ عقد من الدرر |

حق سبحانہ وتعالے سب مومنین اور شیعیان آل طٰہٰ و یٰسین کو اس سے مستفید و
مستفیض کرے اور ثواب عظیم اسکا عائد حال فرخندہ فال حضرت شاہزادہ زاد اللہ
بسطۃ فی العلم والجسم فرماے اور ہر چند کہ اصل تاریخ مزبور متضمن اکثر مضامین حق
پر ہے لیکن ازبسکہ حکیم مذکور چیرہ دست حکمت فلسفہ مین ہین اور مبانی مین اوسکے
اور مبانی شرع حنیف مین بون بین ہے اور حکمت اخلاق پر صاحب موصوف کو
توجہ کمتر ہے حالانکہ وہ مثل مرادف اسلام ہے اسوجہ سے بعض تعریضین اون کی
بعض ائمہ معصومین پر بمراحل دور انصاف اور عقل سے واقع ہوے ہین بالخصوص
جو تعرض اونہین سفر کربلا وغیرہ پر ہوا کہ وہ عاقلانہ مشورہ کے خلاف ہوا حالانکہ نظیر
اوسکی حکمت کی پیشواؤن کے حال مین بھی موجود ہے معلوم نہین کہ حکیم سقراط کی
موت کو بھی وہ عاقلانہ مشورہ کے خلاف فرمائین گے یا نہین۔ بر تقدیر ثانی یہ
تحکم ہے اور بر تقدیر اول جان حکمت پر ستم توڑنا ہے پس صاحب ممدوح کو
پہلے اس تنقیح پر توجہ ضرور تھی کہ عتاب حضرت۔ یزید پر نو قسمون مین سے اخلاقی
قوتون کے اقسام کی کون قسم تھی اور عناد یزید اون سے کس قسم کا تھا۔ اور
سفر کربلا کس قسم مین داخل تھا اور موت حضرت عقلی تھی یا نہین اور موت عقلی حیات
غیر عقلی سے بہتر ہے یا نہین۔ اور علی ہذا القیاس پھر سب پر طرہ یہ ہے کہ وہ

اس تاریخ مین تسلیم کرتے ہین حضرت کی سخاوت وصبر وشجاعت حالانکہ حکما ء اخلاق نے حکمت وشجاعت مین تلازم طرفین سے ثابت کیا ہے۔ پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ حضرت شجاع ہون اور حکیم نہون اذ کل حکیم شجاع وکل شجاع حکیم۔ پس اجنبیت صاحب ممدوح کی حکمت اخلاق سے اور اوسکے مصطلحات سے اظہر من الشمس الدائر اور ابہر من الامس الدابر ہے اور جو شائق تنقید کا حقائق اشیائے کے ہو اوسے مطالعہ ترجمہ زیارت ناحیہ اور اوسکے منہیا تکا چاہئے کہ وہ تفصیل ہران اجمالون کے مطلع ہوکے قدرت خدا کا تماشا دیکھے وہو یحقق الحق ویدمغ الباطل وہو الموفق والمعین وعلیہ یتوکل وبہ نستعین حرّرہ بمیاہ الوازرۃ الداثرہ خادم الشریعۃ الطیبۃ الطاہرۃ

علی محمد بن سلطان العلماء وفی کتابہ بہا فی الآخرۃ

## تقریظ دل پذیر بے مثل ولانظیر

کہ از نوک قلم بلاغت رقم فضائل مآب فواضل ایاب عمدۃ الانجاب قدوۃ الاطیاب جناب مولوی سید محمد صالح بن العلم العلامہ والفرد الفہامہ العالم الربانی والنور الشعشعانی عمدۃ العلماء الاعلام فقیہ اہل بیت علیہم السلام آیۃ اللہ فی العالمین وحجتہ علی الجاحدین المولی الکونین نجل المصطفین جناب مولانا السید محمد حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ وجعل الجنۃ دار قیامہ بر صفحہ قرطاس محرر گشتہ

بسمہ سبحانہ

نحمد اللہ الرحمان الرحیم علی احسانہ الجسیم وکرمہ العمیم ونشکرہ علی ما انعم علینا بنعمۃ العظیم وجعلنا علی ملتہ خلیلہ الجلیل ابراہیم ونصلی علی نبیہ النبیہ الکریم وعترتہ حجج دین اللہ القویم سیما ابن عمہ ووصیہ الذی حبہ صراط اللہ المستقیم اما بعد یہ رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ مسماۃ بہ جزو مظاہر الحق کتاب مستطاب مسمی بہ خلافت مصنفہ حکیم دقیق النظر عمیق الفکر عالم تواریخ وسیر جان ڈونپورٹ صاحب بہادر ہداہ اللہ تعالی سواء الطریق وروّاہ من رحیق التحقیق کا ترجمہ ہے۔ جسے عالی جناب معلی القاب حشمت مآب عظمت آیاب متکی اریکہ جاہ وجلال متوسد وسادہ ابہت وجلال حاتم زمان سکندر دوران صاحب عالم وعالمیان سرکار جناب شاہزادہ جہان قدر مرزا محمد واحد علی بہادر ادام اللہ اقبالہ وضاعف قدرہ واجلالہ نے واسطے فائدہ سائر مومنین وموالیان ائمہ طاہرین کے زبان انگریزی سے اردو میں تحریر کرایا۔ اور حقیقت امامت جناب امام المتقین وصی خاتم النبیین سید المرسلین نفس رسول رب العالمین امیر المومنین مطلوب کل طالب اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام ۔ ما اتصل اللیالی والایام کو کتب تواریخ عامہ سے ثابت کیا حق یہ ہے کہ عالی حضرت شاہزادہ صاحب بہادر کا یہ احسان

عام سب پر ہے لیکن زبان انگریزی سے ناواقفون کو تو گویا نہر کوثر ہے۔ خداوند عالم مالک لوح و قلم شیعیان امیر المومنین کو اس سے فیضیاب کرے اور اپنے فضل و کرم سے سرکار فیض مدار جناب ممدوح کو شادکام و بامراد رکھے مصرعہ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد ۔ حررہ بقلمہ ولفظہ بفمہ اذل الخلیقہ بل لا شئے فی الحقیقہ السید محمد صالح بن العالم المشتہر فی المشرقین والمغربین البرے عن کل وین و شین جناب المولوی سید اصغر حسین طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ یوم الاربع لستۃ خلوان من شہر جمادی الاخری سنہ ۱۳۰۴ من ہجرۃ سید الوری علیہ التحیۃ والثنا

قطعہ تاریخ چکیدہ خامہ بلاغت نظامہ شاعر بعدیل رئیس جلیل عالیشان جلالت نشان الامیر ابن الامیر جناب مستطاب نواب سید محمد حسین خان صاحب نصفا الشہیر بہ جو صاحب متخلص بہ ہجری دام اقبالہ و افضالہ

## قطعہ تاریخ

| | |
|---|---|
| جم جاہ فریدون فرجہان قدر | شہزادہ آفتاب صولت |
| ہین ذرہ نواز و بندہ پرور | لکھوائے کتاب مہر طلعت |
| کس حسن سے ترجمہ کرایا | کیا شستہ و رفتہ ہے عبارت |
| ہو سکتے نہین بیان اوصاف | تحریر ہے معدن فصاحت |
| اسکی ہجری کلک درفشان نے | کھینچی تصویر خوب صورت ۱۳۰۴ھ |

فضل ازین حسب ارشاد فیض بنیاد عالی جناب معلی عین القاب عظمت ایاب حاتم زمان سکندر دوران صاحب عالم و عالمیان سرکار فیض آثار جناب شاہزادہ میرزا جہان قدر محمد واجد علی صاحب بہادر ادام اللہ اقبالہ و ضاعف اجلالہ نے واسطے فائدہ سائر مومنین و موالیان ائمہ طاہرین کے زبان انگریزی سے اردو مین تحریر کرایا اور حقیقت امامت حضرت امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو کتب تواریخ عامہ سے کرایا اور حسب حکم بالمشرف عالی جناب شاہزادہ ممدوح کے والاشان عالیشان رفیع المکان عالی دودمان رئیس زمان شیخ الجود والاحسان عالی جناب نواب سید محمد مہدی حسن خان المعروف جناب سید بادشاہ نواب صاحب نے مطبع صبح صادق شہر عظیم آباد مین چھپوایا فی الحال حسب اجازت عالیجناب شاہزادہ ممدوح کے بندہ کمترین دعاگوے مومنین سید عابد علی مالک مطبع و مہتمم اخبار امامیہ نے اپنے مطبع مین حلیہ طبع سے آراستہ کیا فقط

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴ | حاشیہ ۳ | خلافت | وہ خلافت | ۹ | ۱۳ | جو | جو کوئی |
| ایضاً | ۹ | کے | کے مین | ۱۳ | ۱۵ | بو | ابو |
| ۱۳ | ۷ | اور | اوتار | ۱۴ | ۷ | خودیش | خودریش |
| ۱۴ | ۱۰ | مسلمانون | مسلمان | ۱۵ | ۱۰ | مقبول کو | کو قبول |
| ۲۰ | ۷ | اپی | اپنی | ۲۲ | ۱ | اکرچہ | اگرچہ |
| ۲۲ | ۵ | کے | سے | | | | |

قبل ازین حسب ارشاد فیض بنیاد عالی جناب معلے عن القاب عظمت ایاب حاتم زمان سکندر دوران صاحب عالم و عالمیان سرکار فیض آثار جناب شاہزادہ میرزا جہان قدر محمد واحد علی صاحب بہادر ادام اللہ اقبالہ و ضاعف اجلالہ نے واسطے فائدہ سائر مومنین و موالیان ائمہ طاہرین کے زبان انگریزی سے اردو مین تحریر کرایا اور حقیّت امامت حضرت امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو کتب تواریخ عامہ سے کرایا اور حسب فرمایش عالی جناب شاہزادہ ممدوح کے والاشان جلالت نشان رفیع المکان علے دودمان رئیس زمان منبع الجود والاحسان عالے جناب نواب سید محمد مہدی حسن خان المعروف جناب سید بادشاہ نواب صاحب نے مطبع صبح صادق شہر عظیم آباد مین چھپوایا تھا فی الحال حسب اجازت عالیجناب شاہزادہ ممدوح کے بندہ کمترین دعاگوے مومنین سید عابد علی مالک مطبع و مہتمم اخبار امامیہ نے اپنے مطبع مین حلیہ طبع سے آراستہ کیا فقط

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۰ | حاشیہ ۳ | خلافت | وہ خلافت | ۹ | ۱۲ | جو | جو کوئی |
| ایضاً | ۹ | کے | کے ہین | ۱۳ | ۱۵ | بو | ابو |
| ۳۱ | ۷ | اور | اوتار | ۱۴ | ۶ | خودنیس | خودنویس |
| ۳۴ | ۱۰ | مسلمانون | مسلمان | ۱۵ | ۱۰ | قبول کو | کو قبول |
| ۲۰ | ۲ | اپی | اپنی | ۲۴ | ۱ | اگرچہ | اگرچہ |

بعون صانع مکین و مکان و فضل خالق زمین و زمان

درین ہنگام فرخی فرجام بفضل حضرت معین مطلق الموسوم

# جزو
# مظاہر الحق

نام تاریخی
سنہ ۱۳۰۱ ہجری

بمقام لکھنو محلہ فراشخانہ و زیر گنج بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۷

در مطبع حسینی اثنا عشری بحسن اہتمام سید عابد علی طبع شد

## دیباچہ مصنف

یہ تحریر بابا اکثر ناظرین کتاب مسمّی ان اپولوجی فور محمدؐ اینڈ قرآن (مترجم بہ مظاہر الحق) کے جنکی راے ہوئی کہ مختصر ذکر خلافت اوس کتاب مین مستحسن نہ ہوتا قلمی ہوے۔

## دستخط

جی ڈی یعنے جان ڈوینپورٹ۔ اسمون سے مصنفین کتب کے جنکی طرف واسطے سند کے اس تحریر مین رجوع کرنا ہوا اطلاع دیجاتی ہے
ابوالفدا۔ ترجمہ لنسک مطبوعہ ۱۷۶۵ع۔ ابوالفرج۔
تاریخ مختصر خاندان ہاے شاہی۔ دلو ودیریوس
تاریخ متقدمین۔ ڈونو۔ تاریخ ہندوستان۔ مجموعات
مختلف فرانسیسی وانگریزی۔ گبن۔ الحطا لدور۔ ڈی ہلبٹ
کتب سرقیفشہ۔ حارلس ہلس۔ تاریخ اسلام۔ سیمور۔ تذکرہ
مارا کسی۔ میان قرآن۔ واشنگٹن ابروینگ۔ سیرہ محمد
اوگلی۔ تاریخ اعراب۔ پوسن۔ خطوط بہ لٹراوس۔ ٹیلرس
تاریخ محمد۔ دولٹائیر رسائل اخلاق و مذاہب اقوام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خرابیان جو اولوالعزمی کے جھگڑون سے جاری ہوتی ہین وہ اکثر جس زمانہ مین
اور جس ملک مین واقع ہوئی ہین وہان وہ محدود رہتے ہین مگر جو خرابیان
اختلافات مذہبی یا تعصب دینی سے کہ یہ سب خصومتون سے زیادہ
نااصلاح پذیر ہی پیدا ہوتی ہین وہ ایسی نہنین ہین (ہوتے) ۔ تصدیق پر اس امر کے
حال خلافت (سے) ایسی گواہی دیتا ہی کہ اوس مین کسیکو جاے بحث نہین رہتی
اسطرح پر کہ جو سخت عداوت انحضرت کی وفات سے ان دو بڑے فرقون

[illegible]

جو بنام سنی و شیعہ مشہور ہین پیدا ہوئے وہ ہر قرن مین بعد ہجرت تازہ
معلوم رہی ہو بلکہ ابتک اگرچہ کسیقدر گھٹ گئے ہین درمیان عثمانیون اور فارسیون
چلی آتی ہو **فصل ۱۲** اگر آنحضرت کے رفقاء و اصحاب کے دلون مین اوس طرح کی
عداوت و رقابت ہوتی جس مین کہ سکندر اعظم کے جانشین مبتلا تھے تو ہرگز
انکی سلطنت بحر اقیانوس سے دریاے گنگ تک نہ پہونچی ہوتی بلکہ ہوسکتا
تھا کہ انکا دین درمیان عرب کے صحراؤن کے غائب ہوجاتا مگر تفضل خدا نے
ایک حصہ آنحضرت کے جوش دل کا اونکے شاگردون پر القا فرمایا جس سے
دلون کو انکے قوت ہوئی اور قرآن کے رواج دینے کے شوق نے
اونکی ہمتون کو ایسا بلند کیا کہ انہون نے اپنے نفع شخصی پر نظر نہین کی لیکن
بعد وفات آنحضرت نہ تلوار کی دہشت نہ خطبونکی تیز زبانی ایسا اتفاق
مذہبی جیسا کہ بکمال خواہش چاہتے تھے ثابت و قایم نکرسکے اگرچہ
اسکے فرقے اہل اسلام کے اتنے متعدد ہوئے جتنے کہ نصارا کے [illegible]
حالانکہ تعدد فرق سے خود نصرانیت پر حرف آتا ہو لیکن اس بات مین دونون
مذہب برابر ہوئے کہ ملاحظہ سے اونکے احوال کے ایک غم افزا نظیر
انسانی ضعف عقل کے اور نخوت و غرور کے مشاہدہ ہوتے ہے

**فصل ۲** تفصیلی حال اتنے فرقون کا اور اونکے متناقض طریقون کا کئی
جلدون مین لکھا جا سکتا ہے مگر جیسا کہ علی العموم یہودیون اور نصرانیون کے
دو عام فرقے فریسیین وصدوقیین یہودیون مین اور کیتھولک پروٹسٹانٹ
نصرانیون مین سمجھے جاتے ہین ویسا ہی سنی اور شیعہ کے عام معنے لینا چاہیے
اب نتیجہ اس افتراق کا صرف انواع واقسام کے اختلافات[۱] فروع ورسوم
دین مین نہین بلکہ ایک نہایت نا اصلاح پذیر جنگ وجدل بہی ہی جس مین معلوم
ہوتا ہی کہ نہایت خونریزی ہوئی **فصل ۳** ان دو فرقون مین سے ایک
یعنے سنیّون نے ابوبکر کو رسولؐ کے اونکا جانشین مانا اور دوسرے فرقہ نے
علی چچازاد بہائی اور داماد آنحضرت سے جیسا کہ مقتضائے مزید انصاف ور
حمیت دینی ہی تولا رکہی باین نظر کہ آنحضرت ہمیشہ اون سے محبت والفت علانیہ
رکہتے تھے اور چند مرتبہ اونکو اپنا جانشین بہی ظاہر کیا تہا علی الخصوص ومقاموں مین
ایک جب آنحضرت نے اپنے گھر مین قبیلۂ ہاشمی کی ضیافت کی تہی اور
علی نے باوصف تمسخر وتوہین کفار اپنا ایمان ظاہر کیا آنحضرت نے اپنے باہین
اوس جوان کے گلے مین ڈال کے چہاتی سے لگا کے باآواز بلند کہا دیکھو

۱ [illegible] ۱۲

میرے بھائی میرے وصی میرے خلیفہ کو) اور دوسرے جب آنحضرت نے
ایک برس قبل اپنے انتقال کے خطبہ پڑہا تھا بحکم خدا جسکو جبرئیل آنحضرت کے
پاس لائے تھے اور یون کہا تھا کہ آپ پر اے پیغمبر صلوات و رحمت خدا سے
مین لایا ہون مع اوسکے حکم کے آپکے پیروون کے نام جسکو آپ اون سے
کہئے بے تاخیر کے اور بے خوف کے شریر آدمیون سے اسواسطے کہ وہ خداوند
توانا ہی اور بچاویگا آپکو کہ اوس کے بندہ ہین فصل ہم بموجب اس حکم کے
آنحضرت نے انس سے کہا کہ لوگون کو جمع کرے جس مین آنحضرت کے پیرو اور
یہودی اور نصرانی اور مختلف رہنے والے وہان کے بھی حاضر ہوئین — یہ
جمعیت ایک گاؤن پاس ہوئی جس کا نام خم غدیر ہی نواحی مین شہر جحفہ کے
جو درمیان مکہ و مدینہ کے واقع ہی پہلے یہ مقام کل موانع سے صاف ہو رہا تھا
دسوین اپریل ۶۳۱ء مین آنحضرت ایک بلند منبر پر گئے جو وہان اون کے لئے
نصب کیا گیا تھا اور جبکہ ہزارون حضار نہایت توجہ سے سنتے تھے ایک خطبہ
حضرت نے بڑی شان و شوکت و فصاحت و بلاغت سے پڑہا - مگر ہمکو افسوس
ہی کہ یہ کتاب سواے خلاصہ مذکور الذیل کے گنجایش خطبہ کے نہین رکھتی ہی
حضرت نے خطبہ یون شروع کیا تھا حمد و ثنا اوس یکتا خدا کو ہی جس کو کوئی دیکھہ

نہین سکتا اوس کا علم گذشتہ و حال و آئندہ پر شامل ہی اور اوسکو نہایت
پوشیدہ اسرار آدمیون کے دل کے معلوم ہین اسواسطے کہ اوس سے کوئی
چیز چھپ نہین سکتی اگرچہ وہ بقیاس بعید ہی تاہم ہمسے قریب ہی۔ یہ ہی وہ ہی
کہ جسنے آسمان و زمین کو اور جو کچھہ اس مین شامل ہی پیدا کیا وہی ایک غیر فانی ہی
اور جو کچھہ کہ ہی اوسکی قدرت و اختیار کے تابع ہی۔ مگر اوسکی رحمت اور فضل
سب کو شامل ہی جو کچھہ اوس سے سرزد ہوتا ہی اوس مین مصلحت ہی عقاب مین
تاخیر کرتا ہی اور سزا دینا بھی اوس کا خالی از رحمت نہین ہی۔ سر اوسکی ذات کا
ممکنات کو مجہول ہی اور ہمیشہ مجہول رہے گا۔ اوسکی حکم سے آفتاب و ماہتاب
اور باقی اجرام سماوی اپنی راہ پر جو اوس نے مقرر کر دے ہین چلتے ہین جو
کچھہ وہ چاہتا ہی چاہے آسمان پر ہو چاہے زمین مین وہ ضرور ہی ہوتا ہے
زندہ سے یہ جان لیسکتا ہی اور مردہ مین پھر روح داخل کر سکتا ہی وہ ہی
خوشی و غم دونون دیتا ہی۔ اوسکے کان سب لوگونکے دعا کے طرف لگے
رہتے ہین۔ جو اوسکو بکمال یقین مانتے ہین اور صاف اور نادم دل سے
اوسکی طاعت کرتے ہین۔ اما بعد اے لوگون مین صرف بندہ محکوم ہون
اور مجکو حق پہنچانے کا حکم ہوا ہی اور مین اوسکے تعمیل مین سر نیاز بکمال خضوع

ر و ادب جھکاتا ہون ۔ تین دفعہ جبرئیل میرے اوپر ظاہر ہوے اور تینون
دفعہ اونہون نے مجکو حکم دیا کہ مین سب اپنے پیرون سے خواہ وہ گورے
ہون خواہ کالے یہ ظاہر کرون کہ علی میرے خلیفہ اور وصی اور امام ہین
اور میرے گوشت و خون ہین اور میرے ایسے ہین جیسے ہارون موسی کے
تھے اور بعد میری وفات کے وہ تمہارے ہادی ہون گے اور جب مین
اس دنیا سے رحلت کرون تو میرے پیرون کو اونکے فرمان برداری
ایسی کرنا چاہیے ہو جیسی کہ میری فرمان برداری کرتے تھے جبکہ مین تم مین
تھا جسنے علی کی نافرمانی کی اوسنے خدا اور رسول خدا کی نافرمانی کی ۔
اے دوستو یہ خدا کے احکام ہین ۔ علیؑ نے مجھسے سیکھے ہین سب وحیان جو
جو وقتاً فوقتاً مجکو آئی ہین جو اس حکم کو نمانے گا اللہ کی دائمی لعنت ضرور
اوسکے سر پر ہوگی جو علیؑ کا حکم نہ بجالاوے گا خدا نے ہر ایک سورہ مین
قرآن کے علیؑ کی تعریف کی ہے مین دوبارہ کہتا ہون کہ علی میرے چچا کے
بیٹے اور میرے گوشت و خون ہین اور خدا نے اوسکو نہایت نادر خوبیان
عنایت کی ہین بعد علیؑ کے اونکے بیٹے حسن و حسین اور اونکے جانشین ہونگے
فصل ۵ اس خطبہ کے تمام ہونے پر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور سفہ

اور دوسرے لوگون نے علیؑ کے ہاتھہ چومے اور انکے جانشین آنحضرتؐ مقرر ہونیکی مبارکباد دی اور اقرار کیا انکے تمام احکام کو سچے طور سے بجا لاوینگے

فصل ۶ سنہ ۶۳۲ع مین صرف تین دن قبل اپنے انتقال کے آنحضرتؐ نے پہر اپنے تابعین کو وقت ترخیص ان الفاظ سے سمجھایا کہ ای میرے شاگردو آیا تم خوب یقین کرتے ہو کہ ایک ہی خدا ہی اور مین محمد اوسکا رسول ہون اور حقیقت مین بہشت اور دوزخ ہین اور موت اور بعد موت کے حشر حق ہی اور ایک وقت مقرر ہی کہ اوس وقت تمام انسان اپنے قبرون سے اوٹھہ کے داور قادر مطلق مین حاضر ہونگے۔ ساری جماعت نے یک زبان جواب دیا کہ ہان ان سب چیزون کا خوب یقین رکہتے ہین اوسکے اوپر رسولؐ نے اونکو قسم ان عقیدونکی بہر دیا تاکید اس بات پر دی کہ انکی آل سے زیادہ تر خاص کرکے ہمیشہ محبت رکہین اور اونکی عزت و توقیر کرین بڑے شد و مد سے یون کہا کہ جو مجہہ سے محبت رکہتا ہو وہ علیؑ کو اپنا دوست سمجہے اللہ تائید کرے اونکی جو دوستی رکہتے ہین علیؑ سے اور غضب کرے اون سب پر جو اوسکے دشمن ہین

فصل ۷ ایسے مکرر اور مصرح بیانات سے جو خود رسولؐ کے لبون سے ہوے تہے ایک وقت تک تو شک و شبہ امر خلافت سے دور رہا مگر آخرش

سبب ہوا یوسی ہوئی کہ بی بی عایشہ ابوبکر کی بیٹی آنحضرت کی زوجہ دوم نے

**فصل ۸**

جیہہ اپنی سازو باز کرکے باپ کو پہلا خلیفہ لوگون سے مقرر کروالیا
ملک الموت کے انتظار مین آنحضرت کا عایشہ کے حجرے مین جانا خواہ آنحضرت کے
حکم اور مرضی سے ہوا ہو خواہ بی بی کے ہوا ہو بہرصورت یہ بات بھی ایسی ہی کہ
خاص کرکے اونکے مفید مطلب تھی ۔ اسواسطے کہ بس یہ یقینی ہی کہ آنحضرت کا
کہنا دربارہ جانشینی علیؑ کے کانون تک لوگون کے نہ پہونچنے پائی پس علی کو عموماً
یہ سمجھا گیا کہ جیسے جناب رسولؐ نے بدون بیان کرنے اپنی آخری وصیت کی
دربارہ جانشینی کے انتقال کیا ۔ اور اس ہی سبب سے یہ بات ہوئی کہ تین خلیفون نے
پیہم راج کیا قبل اسکے کہ علیؑ اپنے حق کو پہونچین ۔ جسکے وہ اسقدر مستحق تھے
نہ صرف بلحاظ قرابت و زوجیت فاطمہؑ دختر رسولؐ کے بلکہ نیز بلحاظ اون بیشمار
اور بڑے خدمتون کے جو اونہون نے مذہب اسلام کے کی

**فصل ۹**

توقع ہی کہ شاید بی بی عایشہ کی اس کردار کے باعثون مین سے ایک خدمت فرزندی
ہو کہ اپنے باپ کے خلیفہ ہونے مین اعانت کی ۔ مگر بیشک و شبہہ نہایت قوی باعث
اسکا بغض و کینہ دیرینہ علیؑ کے طرف سے تھا جسکا سبب یہ بات ہوئی ۔ کہ آنحضرت نے
جب سنہ اول ہجرت مین قبیلہ مصطلق پر حملہ کا عزم کیا تو اپنی پیاری بی بی عایشہ کے

فراق کا تحمل نہ کر سکے اور وہ ساتھہ گیئن۔ جب لشکر واپس آتا تھا اور رات کا
وقت تھا اور مدینہ قریب رہ گیا تھا تو بی بی عایشہ اپنے اونٹ پر سے راستے
مین اوتر پڑین اور واسطے رفع حاجت کے ایک طرف کو چلی گیئن۔ مگر جب پلٹین
اور معلوم ہوا کہ ہیکل گر گیئی جو بہت قیمتی اور صرف ظفر کے سنگ سلیمانی کی بنی ہوئی
تھی تو اوسکو ڈہونڈہتے وہ جدہر آئی تہین اودہر کو پھر گیئن اس عرصہ مین
اونکے خدمتگار سمجہے کہ وہ ضرور پھر عماری مین سوار ہو گیئی ہونگی۔ عماری کو
پھر اونٹ پر رکھہ کر لے چلے جب بی بی عایشہ پھر راستہ پر آیئن اور معلوم ہوا
کہ اونکا اونٹ چلا گیا تو وہ اس انتظار مین بیٹہین کہ جب تلاش ہوگی تو
کوئی اونکے لانے کو بہیجا جائیگا۔ اور تہوڑی دیر بعد سو گیئن۔ صبحکو تڑکے
جب صفوان بن المعطّل جو استراحت کے لیئے راہ مین پیچہے ٹھہر رہا تھا پاس سے
گذرا تو ایک شخص کو زمین پر سوتا ہوا دیکھکر اوسکے قریب آیا اور پہچان کے
کہ بی بی عایشہ سو رہی ہین بلا تامل دوبارہ آہستگی سے اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون
پڑہ کے اونکو جگایا۔ بی بی عایشہ نے جاگ کے فوراً اپنے کو نقاب سے چہپا لیا
ور صفوان اپنے اونٹ پر اونکو بٹہا کے لشکر کے پیچہے روانہ ہوا اور دوپہر کو
لشکر مین پہونچ گیا۔ اوس وقت استراحت کے لیئے مقام ... تھا

قصہ ۔ ایک کم سن عورت کا یون ہاتھہ مین ایک جوان بہادر سپاہی کے درمیان ایک بڑے بیابان کے ہونا عبو نکے دلون مین شک ڈالنے کے لئے کافی تھا بدنامی کے قصہ اور چرچے پھیلنے لگے پہلے عبداللہ بن ابی سے جسنے بسبب عداوت آنحضرت کے بڑہا کے کہنے مین اس ماجرے کے کوئی کوتاہی نہین کے اور خود آنحضرت اپنے طرف پریشان تھے کہ کیا راے اس بارہ مین کرین پس علی کے مشورہ سے ایک پنچایت تحقیقات کے لیے مقرر کرنے پر راغب ہوئے بناچار آن بی بی عائشہ کو جو ابھی ابو بکر اور ام رومان کے سامنے کرناپڑی اور ان دو نون آدمیون سے اونکو بالکل بے قصور ٹھرایا جب بے قصور ٹھہرین تو تین شخص اتہام کرنیوالون مین سے ہر ایک کو مطابق حکم چوبیسوین ۲۴ سپارے قرآن کے چار چار کوڑے عورت کی سزا ملی ۔ مگر عبداللہ بانی اس اتہام کا جو ایک بڑا اقتدار شخص تھا سزا پانے سے بچگیا ۔ عائشہ کی بہ راے بنا کہ بی بی عائشہ کی تحقیقات کیجاے اسکو وہ کبھی نہ بھولین اور کبھی در گذر نہ کیا اور ہمیشہ اونکو بدلے مین اسکے ستایا لیکن اور انتقام لیا کہ مثل اوس کے کسینے نہ لیا ہو گا ۔ سواے یونون کے جو مشتری کے زن وخواہر تھی کہ انتقام اوسنے رائس سے لیا تھا

جو ایک بڑا عالی شخص تھا اور اوس کے قصہ کو درجل شاعر اطینی نے ایک مثنوی مین نظم کیا ہی۔ **فصل ۱۱**۔ ایک اور روایت جو ابوبکر کے فائز بمنصب خلافت ہونیکی ہی۔ بموجب اوسکے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جب صحیح خبر رسول کی وفات کی اونکے عزیز اور دوستونکو پہونچی تو ہر دو فریق نے مدینے اور مکہ کے لوگون مین سے بڑی فصاحت اور قوت تقریر سے اپنے مستحق ہونے پر رسول کے جانشین مقرر کرنیکی دلیل پیش کی مگر ابوبکر نے ایک مکہ کے رہنے والے کی راے کہ کار خلافت منقسم دو شخصون پر ہو پسند کر کے یہ بیان کیا کہ عمر اور ابو عبیدہ کا اپنے آقاے مرحوم کا نائب ہونا مناسب و مفید ہوتا مگر عمر نے اپنے عدم لیاقت ایسے امر خطیر و منصب جلیل کی ظاہر کر کے خود درخواست کی کہ ابوبکر واسطے سربراہی امور مومنین کے تجویز کئے جائین اور اس درخواست کو سب نے بکدل ہو کے قبول کیا **فصل ۱۲** اوس وقت اس انتخاب کے علی حاضر نہ تھے اور جب اوس کا حال اونہون نے سنا تو بہت مایوس و آزردہ ہوے کہ وہ بہت باموقع اور معقول طور سے توقع رکھتے تھے کہ وہ خود لوگون کے پسند آتے۔ اس غرضیہ ابوبکر نے جلدی سے عمر کو فاطمہ کے گھر پر جہان علی اور بعضے اونکے

وابستہ تھے باین حکم بہیجا کہ اونکو طلب کرین تاکہ وہ حاضر ہوکے بیعت
خلیفہ کی کرین اور اگر وہ اس امر سے انکار کرین تو اون سے بزور بیعت
لین۔ بموجب اس حکم کے عمر نے اوس گھر کو جاکے اپنے سرہنگون سے
گھیر لیا۔ اور ابوبکر کے منتخب ہونیکی خبر علیؑ سے کھکے دہمکی کی آواز وانداز سے
بیان کیا کہ میری (یعنے عمرؓ کی) رائے اور تحریک سے یہ بات باتفاق رائے
شورے مین قرار پائی ہے کہ اگر کوئی شخص خانہ مین بیٹھے تو وہ شخص مع کل
اون لوگون کے جنہون نے اعانت اور حمایت اوسکی کی ہو وہ سب سزا
اموات کی پاوین یہ کہکے عمر نے بیان کیا کہ اگر اس حکم کی تعمیل نہوگی تو
وہ اوس گھر مین آگ لگاکے اوسکو اور جو لوگ اوس مین ہین اون سبکو
جلاکے وہ سزا جاری کرینگے پس فاطمہؑ بطور تشنیع کے بکمال غیظ و غضب سے
چلائین کہ اے ابن خطاب تو ایسے ظلم قبیح وحشیانہ کا ہرگز ہرگز مرتکب نہونا
عمر نے جواب دیا کہ مین ضرور ضرور کرونگا۔ اگر تم سب بیعت سے اوس
شورے کے انکار کروگی۔ اوس حالت مین علیؑ اور اونکے رفیقون کو
کوئی چارہ نرہا سوائے اس کے کہ اس حکم ناطق کے تعمیل کرین فصل ۱۳
عمر کو اس طرح کے جبر بلکہ بے محابا کردار کا باعث بیشک یہ خیال ہوا کہ

ابو بکر چونکہ سن رسیدہ ہین کہ اونکا سن قریب قریب رسول کے سن کے تھا
تو وہ بعد رسول کی وفات کے غالباً بہت دن زندہ نہین رہتے انہون نے
امید کی کہ ٹہیک ترکیب سے وہ خود بعد ابو بکر کے خلیفہ ہو جا سکتے ہین۔
بشرطیکہ علی کو خارج کر سکین کہ وہ ہی ایک مدمقابل جنسے انکو کسیو جہہ سے
خوف کرنا پڑتا تہا **فصل ۴** جب ابو بکر کو یہ منصب جلیل حاصل ہوا
تو تمام شاہانہ خطابون کو حقیر جانکے صرف اپنے کو خلیفہ رسول کہلایا۔
عربون کو مائل بہ بت پرستی کیطرف بعد آنحضرت کی وفات کی پاکے
موافق اونکے مذاق کے کہ ایک قوم متکبر و خود ستا تہے اسنے کہا کہ اے
تم مکہ کے رہنے والو کیا تم دنیا کے لوگون کو یہ دکہاؤ گے کہ تمنے سب سے
اخیر دین اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے ترک کیا یہ تقریر اون کے
کارگر ہوئے۔ خالد نے اپنے کو دشمن مرتدون کا کہا اور ایک گروہ
چنے ہوے آتش مزاج لوگون کا جنکو ولولہ دین کا تہا ساتھ لیکے ان
پریشان قبائل صحرائی کو شکست دی اور خدا کے وحدانیت اور آنحضرت

۱ اوس کو خطاب سیف اللہ کا دیا تہا ۱۲
[illegible]

رسالت کے عقیدے کیطرف انکو پھیرا یا فصل ۱۵ ایک قوی دشمن صوبہ
نجد مین ظاہر ہوا اور یہ مسیلمہ کذاب تہا جسنے بعد رسول کے انتقال کے
علم بغاوت برپا کیا تہا مگر خالد نے اگرچہ پہلی لڑائی مین ان باغیون کے
ہاتھہ سے شکست کہائی تھی اور دوسری مین اونکو ہزیمت دی اور اس ہی
مین مسیلمہ بھی ایک کاری تیر کہا کے گرا یہ واقعہ ۱۲ھ ۶۳۳ع کا ہی۔ بعد اس کے
اسی سنہ مین یہ سب واقعے ہوے کہ چڑہائی شام پر ہوئی۔ اور خالد نے
بصرہ کو لے لیا۔ اور دمشق فتح ہوا اس فتح کے خبر خلیفہ کو بستر مرگ پر پہنچی
اپنے وقت اخیر ابوبکر نے مرضی سے سب لوگونکی عمر کو اپنا جانشین
مقرر کیا انہون نے بسبب قلت اعتماد کے اس عہدہ سے انکار کرنا
چاہا مگر آخر کو جب ابوبکر نے اون سے کہا کہ اگرچہ تمکو عہدۂ خلافت درکار
نہین ہی مگر عہدۂ خلافت کو تمہاری درکار ہی قبول کیا فصل ۱۶ اگر سب سے
بڑہ کر بڑی بات جس سے عہد دولت ابوبکر کا مختص ہوا وہ متعلق مذہب کے

ہوئی یعنے جمع و اصلاح کرنا سنت کا اسواسطے کہ یہہ تالیف ثابت ہوا کہ
سن بعد سابب اور اہل وشیع اوس مذہبی پھوٹ کے ہوئی جو بنظر اوسکے
ضرور کی ہمیشہ اوسپر رونا چاہئیے - اور جبکہ تیس برس تک ایسی ملک گیری
اور لڑائی مین نام برآوردگی اہل اسلام کیا کرکے کہ کسینے مثل اوس کے نہین
کیا وہی پھوٹ بنائے دولت اسلام مین چپکے چپکے رخنہ ڈالتے تھے اور
اوس سلطنت کے اسباب زوال جو کسی زمانہ مین نہایت قوی ستھے
مخفیہ طور سے جمع کرتے تھے یہ جو نہایت عجیب غریب تالیف ہی اوس کے
مختصر توضیح کے لئے ہمکو اپنے سلسلہ تحریر سے عدول کرنا ضرور ہے

فصل ۱۷ اس سنت سے مراد یہ ہی کہ روایات کا مجموعہ ہو جو آنحضرت سے
منقول ہین اور آنحضرت کے اقوال و افعال کا اون مین بیان ہوا ور
وہ مجموعہ ایسا ہو کہ اوسے تمام مسلمانون کو جو اپنے کو سچا دیندار سمجھتے ہین
ماننا چاہین - یہ کتاب ایک قسم کا ضمیمہ قرآن کا ہی کہ چند چیزین جو اوس مین
نہین مذکور ہین اونکا خیال رکہنا اس مین بتایا گیا ہی اور مرادین اور
طرز مین یہ کتاب مطابق یہودیون کی کتاب مشنی کی ہی - فی الحقیقت لفظی
معنے کلمہ سنت کے عربی مین بعینہ وہ ہین جو مشنی کے ہین یعنے دوم اور یا معنے

اس کے مسائل زبانی ہین جیساکہ یہودی کہتے ہین۔ تابعین سنت کو سنتے
کہتے ہین۔ اور جیساکہ یہودیون مین ایک فرقہ مسمی قرئی ہی جو مشنی کو نہین
مانتے اسیطرح مسلمانون مین ایک فرقہ ہی جو نقلونکو سنت کی نہین ملتے
اسواسطیکہ بنا ان روایات کی غیر اجماعی کتاب پر ہی اور خود انہون سنے
اپنے آبا و اجداد سے یہ روایات نہین اخذ کی ہین۔ سنی اپنے حریفون کو
طعن سے شیعی کہتے ہین اور لفظ شیعی لفظ شیعہ سے بنا ہی جو ٹھیک دلالت
کرتا ہی کہ وہ متبدل ناہنجار مرتد فرقہ ہی شیعی آپس مین اپنے کو عدلیتی کہتے
ہین اور وہ ماخوذ ہی عدلیہ سے جو نام اپنے فرقہ کا انہون سنے رکھا ہی اور معنے
یہ ہین کہ یہ مذہب اون لوگونکا ہی جو تابع انصاف کے ہین اور راہ راست پہ
چلتے ہین **فصل ۱۸**۔ شیعی سنیونکو الزام دیتے ہین کہ سنی اپنے پیرونکے
مرغوبات کو ایسا سندی جانتے ہین جیساکہ قرآن کو اور ہمکو ایسا معلوم ہوتا
ہی کہ یہ اعتراض کرنا اونکا بالکل درست ہی اسواسطیکہ ان کتابون مین بنیاد
بنا حرف افواہ ونقل پر ہی پس اونکو نصرانیون کی پاپو خریفا یعنے اناجیل مجہولہ
کے ہمپایہ سمجہنا چاہیئے **فصل ۱۹**۔ وہ جو بڑے بڑے مناظرین دعوی
کرتے ہین کہ یہ چار نصرانیون کے کلام اللہ جواز ہین متی۔ ومرقس۔ ولوقا

ویوحنا۔ کی لکھی ہوئی کہان بلکہ صرف روایتین ہین جو اونکی طرف منسوب کے گئین تاکہ زیادہ اس سے اونکا اعتبار و اعتماد ہو کہ اگر منسوب اونکی طرف نہوتین تو اونکی ایسی سند نہوتی اگر یہ دعوی سچ ہو تو کیا بعید ہی کہ انہین بیبیاون کو دیکھہ کے مسلمانون کے دلون مین خیال شبہ کا اپنی سنت کے کتابون کے بارہ مین آیا **فصل ۲۰**۔ اب تاکہ ناظرین کو ٹھیک معلوم ہو جاوے کہ روایت حقیقت مین کیا ہوتی ہی اور کہانتک اعتماد کرنے کے لایق ہی۔ ہم تذکرہ مذکور الذیل اوس خط کا لکھتے ہین جس سے سب علماء بیبل خوب واقف ہین اور اوس کو پاپا لیو اول مخاطب باعظم نے فلویانوس پاس دربارہ حلول بھیجا تھا۔ جان موکس اپنی کتاب مسمی بمعنے مرتع الارواح مین ہمکو خبر دیتا ہی کہ اس سے ابٹ مساس نے اور اوس سے ابٹ لولوجس نے اور اوس سے امرلدکن گرگری نے کہا کہ علماء روم پاس ایک نوشتہ روایت تھی کہ پاپا لیو اعظم نے جب اس خط کو تمام کیا تو اوسکو قبر پر رسول پطرس کے ڈالدیا اور اوس سے التجا کی کہ جو کچھہ اوس مین غلطیان یا نقص ہوا وسکی وہ اصلاح کردے پاپاے مذکور قریب چالیس دن کے دعائین پڑہا کیا اور روزے رکھا کیا اور زمین پر پڑا رہا تب پطرس

و سپہر ظاہر ہوا اور کہا انہون نے شروط کے صحیح کر دیا ہی پس لیونے اس خط کو قبر
سے اوٹھا لیا اور دیکھا کہ رسول مذکور ابھی بات کا پورا نکلا - یہ تو حال روایت
کا ہی - فصل ۱۴ - سنت مرکب تین مجموع سے ہی جنکا سنییّن معلمی خاص طور
پر احترام کرتے ہین - ابا عبداللہ محمد بخاری بہت مشہور ہے دو سو برس
بعد آنحضرت کے وفات کے اس شیخ السنت نے سات ہزار دو سو پچھتر صحیح
روایتین قریب لاکھ مشکوک اور دو لاکھ وضعی روایتون سے منتخب کین
راوی ان روایتون کے وہ لوگ ہین جو ابتداے اسلام مین ایمان لاے
تھے اور راوی مین آنحضرت کا چپ رہنا قائل اتبلاغت نہ تھا چنانچہ اس
سکوت سے بڑی بڑی باتین معلوم ہوتی ہین - تالیف اس کتاب کے
مکہ مین ہوئی - ہر روز یہ جفاکش دیندار مصنف مقام ابراہیم کے پاس
نماز پڑھتا تھا اور وضو آب زمزم سے کرتا تھا - اور تعظیم رسول مین مستغرق
ہو کے اپنی کتاب کو وہ مدینہ لے گیا - اور وہان اسکو درست کر کے
اور باب باب جدا کر کے دونون جگہ روضہ پر اور منبر پر آنحضرت کے
رکہا اور یہ کتاب عرصہ مین سولہ برس کے ختم ہوئی اور خطاب اس کو
صحیح کا ملا اور چارون مذہبین فرقون سنیون نے اسکو قبول کیا

اور ہشیار شخص اصلی مسلمان مجتہدون نے لکھین ہین شیعون کے اصل دین کا مسئلہ یہ ہی کہ قرآن چونکہ کلام خدا اور منزل من اللہ ہی بالکل سچا ہی - اور وہ بڑا مسئلہ کہ حق ارثی باطل نہین ہو سکتا اس کو شیعہ نے ترد دبرابر ثابت رکہتے ہین - اور اسی قاعدہ کے بموجب علی خلیفہ چہارم کو بلافصل وصی رسولؐ کا ہونا چاہیئے - پس وہ تین خلیفہ جو زمانہ مین ان سے مقدم ہوے یعنے ابوبکر عمر - عثمان - ناصب ٹھہرے برعکس اسکے سنی کہتے ہین کہ مقرر کرنا رئیس ظاہری و باطنی کا صرف اختیار ہین اون لوگون کے ہی جنپر اس کا حکم جاری ہونیکو ہی پس سنیون کو کافر ملتوا و شیعونکو بدل اہل اسلام مین سمجہنا چاہیئے - فارس کے رہنے والے کہ شیعہ ہین علیؑ کو ولی اللہ کہتے ہین اور اونکا مرتبہ عظمت مین خود آنحضرت کے برابر سمجہتے ہین اور ان لوگون کے کلمہ مین یہ کہا جاتا ہی کہ اللہ خدا ہی اور محمدؐ رسولؐ ہین اور علیؑ ولی اللہ ہین نذر و نیاز جو شیعہ یاد مین علیؑ کی کرتے ہین وہ فی الحقیقت قریب بت پرستی کے پہونچ جاتی ہی اور اس طرح سے تعظیم علیؑ کی کرنا جو اونکے دلونمین آئے تو زیادہ تر باعث اوس کا یہ امر عجیب ہوا کہ وہ عین خانہ کعبہ مین اپنی مان سے پیدا ہوے چنانچہ حسین

خاندان صفویہ کے پچھلے بادشاہون مین سے ایران کے اپنا نام بدترین سگان علیؑ مہر مین کندہ کروایا تھا۔ آجکے زمانہ مین کل مسلمان باتفاق ادن مصائب و آلام پر جو علیؑ کا حصہ ہوا رنج کرتے ہین۔ اور جو شدائد اونہون نے سہے اوسپر اظہار ناراضی کا کرتے ہین۔ جب دفعہ اونکا نام لیتے ہین نام کے ساتھہ یہ دعا دیتے ہین کہ کرم اللہ وجہہ اللہ اوس کے منہہ کو روشن کرے۔ ایرانیون نے بھی اب کچھہ اپنے تعصب مذہبی کمی کی ہی۔ اور اون لوگون کو جنکو یہ اپنے گواہ برادران دینی سمجھتے ہین کافر کہنا چھوڑ دیا ہی۔ اور اونکو مسلم سمجھتے ہین چنانچہ کہتے ہین کہ وہ لوگ انحضرت کے رسالت کے مقر ہین اور خدا کی پرستش کرتے ہین۔ مگر اونہون نے حق مومن کہلانے کا کہو دیا ایسے لوگون مین شریک ہو کے جنہون نے بیعت سے انکار کیا اور علیؑ سے اور رسولؐ کی بیٹی اور اولاد سے بظلم پیش آئے مگر سنی اپنی رائے اور سلوک مین شیعون کے ساتھہ ایسے فیاض نہین ہین اور فقط دو چار نہایت لیاقت والے سنی عالمون مین سے قائل اولاد علیؑ کے صحیح مسلمان ہونے کے ہین۔ لیکن در بلٹ کہتا ہی کہ صحبت علیؑ بعد تمامی چالیس برس کے امویہ ہی نے موقوف کیا۔ حالانکہ

خیر الدین ہمکو خبر دیتا ہی کہ اوس کے زمانے مین تھوڑے سُنّی لوگ ہر کیون
مین تھے جو ایسی گستاخی کرتے تھے کہ علیؑ کو کافر کہہ کے تذلیل کرین فصل ۲۲
یہ کہا گیا ہی اور ہم سمجھتے ہین کہ کچھ سچے طور سے کہ جب مسلمان ہندوستان مین
بسے تو ان دونون مقابل کے فرقون نے کسقدر اپنی اپنی مذہبی دشمنی مین
تخفیف کردی علیؑ کے فریق والون نے عمر کو لعنت کرنا موقوف کیا اور خلفاے
ثلاثہ کے جنبہ دارون نے بارہ امام پر تمسخر کرنا چھوڑ دیا۔ فصل ۲۳ - بعد
اس ضروری عدول کے ہم احوال خلفاے اربعہ کیطرف رجوع کرتے ہین۔
فصل ۲۴ - عمرؓ نے اپنے عہدہ جلیل پر فائز ہو کر خطاب امیر المؤمنین کا لیا
اور یہی خطاب اپنا سب خلفا نے رکھا جو بعد انکے ہوے - بگڑخنگی یا کچھ سختی
جو انکی طبیعت کے خاصیت تھی نہ لے اسکے اوس زمانہ مین کام نہین چلسکتا تھا
کہ شیخین جو ایسے ہوئی نہین کہ سلف سے کبھی نہین ہوئین تو لڑائی بھڑائی مین
تعدی کرنا معاف معلوم ہوتا تھا - ایسی حالت مین بار بار رعایت انصاف
کرنے سے اونکے مصائب جنگ وجدل وکشورکشائی کی کہٹ جانے تھے -
اور اس بات کے اثبات کے لئے اون کے احوال مین یہ امر عجیب مذکور ذیل

[illegible]

ثبت لسب ہوا اور اعلی عادت یہ بھی کہ بدلی رہتی تھی جس سے سرداروں کو اگر وہ نہایت اعلی رتبہ کے ہوں جب مرتکب کسی فعل شنیع کا پاتے تھے سزا دیتے تھے اور اسی بات سے یہ مقولہ نکلا کہ عمر کا بید انتہا کے بہادر اور جنگجو سپاہی کی تلوار سے زیادہ مہیب ہی۔ عمر کی سختی اجرائے احکام دین مین بالکل منتہائے تعصب کو پہونچ گئے تھے۔ اٹھارہوین برس بعد رسول کے انتقال کے عمر نے اپنے اہل وطن کے لئے ایک بات ایسی کی جو بہ ضرور اور نہایت کام کی تھی کہ سب قابل یادگار جروں کے ہجرت سے تاریخ دینی کے رسم جاری کی اور یہ منضبط عام قاعدہ تحدید زمان کا مقرر کر کے بہت سے جدا جدا قاعدے جو اس زمانے تک متداول تھے دفع کئے کہ ہر ایک قبیلہ چونکہ اپنے کسی بڑے واقعہ جیسے قحط و وبا وغیرہ سے تاریخ لیتا تھا تو اس سبب سے سب ملک کے تحدید زمان مین علی العموم ایسا خبط و غلط ہوتا تھا کہ کسی طرح سے سلجھ نہیں سکتا تھا۔ فصل ۲۵۔ خلافت عمر کا زیادہ تر شہرہ محاصرہ کرنے اور لے لینے یارو شلیم سے اور فتح مصر و فارس سے ہوا۔ عمر جب قریب مرگ پہونچے تو تردد ہوا کہ کسکو جانشین مقرر کرین ایک نئی ترکیب نکالی جو تاخیر نے فائدہ کی دفع کے لئے حتّا بہت مفید ہی اور انہوں نے

یہ حکم دیا کہ فوراً بعد انکی وفات کی ایک مجلس شورے کے چھہ شخصون سے منعقد کیجاوی اور تین روز کی مہلت اونکو غور کرنیکی دیجاوے اس عرصہ کے بعد اگر وہ اتفاق رائے نکرین کہ کون نیا خلیفہ ہو تو ان سب کو قتل کرنا چاہئے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ان ارباب شورہ نے عثمان کو منتخب کیا۔ اور بموجب اسکے وہ مسند نشین خلافت اور تیسرے خلیفہ مسلم ہوے انکی خلافت جو ۶۴۴ء سے ۶۵۶ء تک رہی اوس مین یہ عربونکی سلطنت عجب طرحکی سرعت سے بڑہی کہ مشرق کیطرف فارس مین اور مغرب کیطرف سراسر جنوبی ساحل پر افریقہ کے قبوطہ تک پہیلے قسطنطنیہ کے بادشاہ نے تہوڑے دنون کے لئے مصر پر پہر قبضہ پایا مگر دوبارہ مسلمانون نے ندیان لہو کے بہاکے اوسکو چہین لیا۔ اسی عہد خلافت مین مسلمانونکا تسلط سیحون اور حدود دہنا تک ہوا فصل ۲۶۔ یہ بات عثمان کے لئے بدنصیبی کی تھی کہ کرختگی اور زور طبع جس مین خلیفہ سابق مشہور تھے اوس مین یہ ناقص تھے اور یہ نقص نہایت ہی مضر ہوا اسواسطے کہ یہ اوصاف واسطے روکنے ترقی تن پروری و آوارگی کے نہایت نہایت درکار تھی۔ انکا حلیم الطبع اور نیک نہاد ہونا معین بد اطواری کا ہوا۔ او

امور ریاست کے سربراہی ہاتہون مین بدنیت اور خودغرض آدمیون کے سپرد ہوئی۔ اور اور پرانے رفیقون سے قطع نظر ہوئی اور وہ شکایت کرتے تھے کہ خلیفہ کے عزیزون اور ذاتی دوستون کے رکہنے کے لئے انکو برطرف کیا ہی۔ دوسری بات جو مسلمانون کو بُری معلوم ہوئی وہ عثمان کا تکبر تہا کہ سب سے اونچے زینہ پر منبر کے بیٹھتے تھے۔ حالانکہ ابوبکر و عمر صرف پہلے یا دوسرے زینہ تک جاتے تھے۔ **فصل ۲۷** ۔ نتیجہ ایسی سب ناشنیدہ کردار کا جسکو ہم قصور نہین کہتے یہ ہوا کہ جیسے بجید اطاعت مسلمان ابوبکر اور عمر کی کرتے تھے ویسی عثمان کے لئے باقی نہ رہی اور ہوتے ہوتے یہ کردار باعث اسکا ہوا کہ عرب حلقہ اطاعت سے خارج ہوکے جوار مدینہ مین جاکر کے داد خواہ ہوے خلیفہ نے اونکی سب دعاوی کو منظور کیا مگر بی بی عایشہ کا بغض و کینہ و ہوس ایسا نہ تہا کہ یون سہل طور سے فرو ہو جاتا۔ وہ چاہتے تہین کہ خود اپنے گروہ والون مین سے کسیکو زیب مسند خلافت کرین اور اس سبب سے ان باغیون کے بندشون کے دربردہ وہ معین ہوئی تہین حاکم مصر جسکو خلیفہ نے دباؤ مین آکے مقرر کیا تہا اوس کے قتل کا پروانہ خود خلیفہ کے ہاتھہ کا لکھا جعلی بنا گیا اور ترکیب سے اون لوگونکے ہاتھہ لگ

پہونچایا گیا جو حاکم مصر کے طرف سے آئے تھے اور جیسی ہی اون لوگون نے
عثمان کی اس دغابازی کو لشکر سے کہا ویسی ہی یہ انتہا کے برافروختہ ہوکے
جھپٹے اور اونکو مارڈالا فصل ۲۸ عثمان قرآن کی تلاوت کرتے تھے
زخمون سے چور ہوکر گرے اور خون اونکا اوس کتاب مقدس پر بہا اور
یہ قرآن آجتک خزانہ مین جامع دمشق کے محفوظ ہے فصل ۲۹ عثمان نے
جانشین مقرر کرنا ارباب شورے مذکور سابق کی رائے پر چہوڑ دیا اور
اونہون نے باستثناء خود علی کے کہا کہ علی اپنے ہاتہہ مین حکومت لین مگر
اس شرط سے کہ موافق قرآن اور حدیث کے اور مشورے سے دو بڑے
ارباب شورے کے حکم دیا کرین لیکن عالی ہمت علی نے اپنا اس اخیر شرط کا
پابند ہونا بغیظ وغضب تمام نامنظور کیا اور خلافت قبول نہ کی جب تک یہہ
شرط موقوف نہ ہوئی۔ اس ہی ہنگامہ مین علی نے ایک اور نظیر اپنے
اوس بلند ہمتی اور استقلال کی دکھائی جس سے وہ ممتاز ہوئے ہین کہ
جب مصری لشکر نے جو اوس وقت پر مدینے مین تھا وعدہ انکو خلافت دینے کا
کیا تو ان اجنبی لوگون کے دخل دینے پر امر خلافت مین وہ ناراض ہوے
اور کہا کہ صرف قبول اہل شہر کا اس بارہ مین مسموع ہوسکتا ہے۔ علی نے

شروع مین اپنی حکومت کی سب حاکمون کو صوبون کے معزول کیا۔ ان صوبہ
دارون مین معاویہ بہی تہا بیٹا اوس ابوسفیان کا جو بہت زمانہ تک دشمن
آنحضرت کا رہا تھا یہ علی کا پروانہ پاکر جیسا مقتضائے طبع ہی از حد غیظ و غضب
مین آیا۔ اور چونکہ عزیز قریب عثمان کا تہا تو عزم بالجزم کیا کہ اپنے کو منتقم اون کا
قرار دیوے اور اس ہی درمیان مین دعوی وراثت اور خلافت کا کرے
معاویہ سے عربستان کے اندر رفیق ملے اور اہل شام اوسکی طرف ہوے
اور بی بی عایشہ تو علی کو الزام عثمان کے قتل کروانے کا لگا کے بر سر میدان آ
ہی تہین مکہ معظمہ مین یہ سرغنا اس سازش کے بنی تہین وہان سے وہ ایک
اشکر بر داری طلحہ و زبیر لیکے نکلین۔ پہلے بصرہ اونکے قبضہ اختیار مین
آیا اور اس فتحیابی سے اونکو ہمت ہوی کہ علی سے بہی جاکے لڑین۔ نتیجہ اس
لڑائیکا اونکے لئے مصیبت ہوی طلحہ و زبیر دونون مارے گئے اور خود
اونٹ پر سوار۔ اسی سبب سے اس لڑائی کو جنگ جمل کہتے ہین۔ دلیرانہ اپنے
سپاہیون کو شجاعت سے لڑنے پر ترغیب دیتی ہوتین اس مین علی کی
پڑین۔ پہلا حکم دے رکہا گیا تھا کہ کوئی اونپر دست درازی نکرے مگر تہہ
اس کے یہ بہی مدنظر تہا کہ ہر طرحکی کوشش اونکی اسیر کرنیکے لئے کیجاے

اون کے اونٹ پکڑنے کے قصد سے جو مہار پر ہاتھہ ڈالتا تو ستر آدمیونکے
ہاتھہ اس مین کاٹے گئے اور عماری پر اونکے اتنے تیر لگے کہ مثل ساہی کے
ہوگئی آخر کو جب ایک سپاہی نے اوس اونٹ کو پے کیا تو بیچارہ وہ جانور
زمین پر گرا اور عائشہ نے مجبور ہو کر اپنے کو حوالہ کیا۔ علیؑ نے اپنے اسیر کو
نہایت احترام سے رکھا۔ پس اونکا حسن سلوک اونکے ساتھہ بلا قصد ایسا
ہوا جیسا کہ بادشاہ اُورلین نے زنوبیہ ملکہ پالمیرہ کے ساتھہ کیا تھا۔ اور
اونہون نے آنحضرت کی بیوہ کے لئے چالیس عورتین خدمت گذاری کو
مقرر کر دین اور ہمراہی حشم و خدم ملکہ کو روانہ کیا۔ اور یہین اونہون نے
سنہ ۵۸ ہجری مین انتقال کیا درحالیکہ اس بات پر سزاوار الزام دینے
کی تہین کہ علیؑ کی عداوت مین اور نیز خواہش مین حاصل کرنے ایسے
اختیار کے جیسا کہ اونکو امور مذہبی مین تہا امور ملکات مین اونہون نے
ہزار ہا جانین گنوائین۔ مگر اس سے اونکے احترام مین پس مرگ تابعین
قرآن کے نزدیک کمی نہوتی بلکہ اونہون نے انکو خطاب نبیہ کا دیا ہی۔
روایات سے ہم کو انکی موت کا احوال بالکل برخلاف اوسکے جو ہم نے
اوپر لکھا معلوم ہوتا ہی کہ انہون نے یزید کی بیعت کی وعدہ سے ایسی

تو ہمن کے ساتھہ انکار کیا کہ معاویہ نے جلکے انکو مروا ڈالا۔ اسنے اپنی عداوتکو
پوشیدہ رکھہ کے اونکو ضیافت مین بلایا۔ اور پہلے سے دعوت کی دالان مین
ایک گڈھا بطور کنوین کے کھدواکے منہہ اوس کا پتلی کھپاچون سے بند کرواکے
اوپر سے عمدہ قالین بچھوا دیا جسپر پھول اور پتیان چھٹکی ہوی تھین اور مسند
لگے ہوے تھے۔ پس عائشہ جیسے ہی بیٹھین ویسی ہی سر کے بھل کر ہے
مین گر پڑین تھہ مین جس کے پتھر اور کوڑا بھرا ہوا تھا۔ **فصل ۳۰**۔ بعد
شکست عائشہ کے پہلے علیؑ کو توجہ شام کے طرف کرنا پڑی۔ کہ وہان
معاویہ نے نشان بغاوت کا کھولا تھا جانبین کی فوجین صفین مین مغربی
کنارہ پر فرات کے قریب شہر رقہ کے۔ ان دونون لشکرون مین سے
کسیکا بھی سالار اپنی فوج سے حملہ کرنے پر آمادہ نہ تھا۔ اور معاویہ مکار
نے یہ حالت تردد کی دیکھہ کے علیؑ کے تابعین کے دلون کو ورغلانا۔ اور
کچھہ اپنے آدمیون کو حکم دیا کہ قرآن کو نیزون کی نوکون پر لگاکے دشمن کے
صف کے طرف بڑھ بڑھ کے یون پکارین کہ یہ کتاب ہی جو درمیان ہمارے
اور تمہارے فیصلہ کریگی یہ کلام اللہ جو ہی بعض مسلمانونکی خونریزی کو
منع کرتا ہی یہ فریب چلگیا اور بڑے بڑے سپاہی جو گل سربند لشکر

خلیفہ تھے اونہون نے ہتیار ڈالدیئے اور کہنے لگے کہ مخالف کتاب اللہ کے
نہ لڑینگے اور جو نصیب عثمان کو ہوا تہا اوسکی دہمکی علیؑ کو دے۔
آخرش یہ نزاع پنچایت مین پیش ہوئی۔ اور دو شخص جنکی راے پر
فیصلہ قرار پایا تہا علیؑ کی معزولی پر متفق الراے ہوئے۔ حکم بلند منبر سے
جو بیچ مین درمیان دو لشکرون کے نصب تہا سُنایا گیا۔ ایک پنچ
ابو موسیٰ نے پہلے اپنی تجویز بیان کی کہ مین معاویہ اور علیؑ کو خلافت
پر سے یون اوتارتا ہون جیسے اس انگوٹھی کو اپنی اونگلی سے۔ بعد
اوسکے فی الفور دوسرا پنچ عمرو منبر پر چڑہا اور کہا کہ مین علیؑ کی معزول
کرنے مین ابو موسیٰ کی موافقت کرتا ہون اور خلافت معاویہ کو دیتا
ہون۔ پس اس رئیس کو خلعت حکومت یون پہناے دیتا ہون جیسے
اس انگوٹھی کو اپنی اونگلی مین۔ یہ علانیہ ابتدا ہوئی اختلاف مسلمین کے
جس سے ایسا کینہ اور ایک دوسرے کو خارج المذہب کہنا پیدا ہوا
جیسا کہ ترک اور ایران آجتک ایک دوسرے سے نفرت پر راسخ
ہونے سے ظاہر ہے۔ فصل ۱۳۲ بمقتضائے طبع و نیز بوجہ وجیہ

[illegible]

علیؑ اور اونکے رفقا اس فیصلہ سے ناراض اور غضبناک ہوے۔ مگر اونکو
بمجبوری قبول کرنا اور کوفے مین چلے آنا پڑا۔ اور یہان بعد تہوڑے
عرصہ کے خارجیون نے ساتہہ علیؑ کا چہوڑدیا۔ وہ لوگ مویا مارقین کہے
کہلاتے ہین کہ اونہون نے علیؑ کی رفاقت اسوجہ سے ترک کی کہ ایک
امر جو متعلق بدین خدا تہا اوسکو اونہون نے آدمیون کے فیصلہ پر رکھا
حالانکہ ایسے مقدمون کا فیصلہ کرنا فقط خدا ہی کا کام ہی۔ علیؑ کے سمجہانے
سے خوارج معقول نہوے اور مسلح آپس مین متفق ہوکے نہروان کو کہ
ایک قریہ قریب چار میل کے مغرب مین دجلہ سے ہی اپنا ماوا قرار دیا۔
علیؑ نے اونپر فوج کشی کی بعضون کو سمجہاکے مطیع کیا اور باقی کو لڑکے
قتل کرکے پہر سارے عربستان پر قابض ہوے مگر اس اثنا مین اونکا
حریف معاویہ شام اور فارس پر مسلط ہوا اور اوس کے نام سے
عمرو نے مصر کو لیلیا۔ شامیون نے بہی تاخت علیؑ کے ملکون مین کی اور
نہایت بے رحمی کے افعال کے مرتکب ہوے اور دور دور تاراج کیا
**فصل ۳۳۲** - قریب اسی زمانہ کے یہ بات ہوئی کہ تین کوفیون سے
اتفاقاً مکہ مین باہم ملاقات ہوئی اور اوس زمانہ کے لڑائے

جھگڑدن مین لوگون پر جو مصائب وآلام گذرتے تھے اون کی شکایت
باتفاق کرنے لگے اور یہ بات ٹھہرائی کہ ان مصیبتون کے بانی علیؓ اور معاویہؓ
اور عمروؓ کو قتل کرکے لوگونکی تکلیفون کو دفع کرین۔ بموجب اس ارادہ
کے ایک شخص ان فتنہ پردازون سے دمشق کو گیا اور معاویہ کو گھائل کیا
مگر زخم کاری نہ لگا۔ دوسرا شخص مصر مین گیا اور ایک مسجد مین داخل ہوا
جہان عمروؓ کے ملنے کی توقع تھی اور ایک آدمی کو اوس کے دھوکے
مین مار ڈالا۔ تیسرا قاتل جس کا نام عبدالرحمان تھا بڑی کمبختی کے بات ہی کہ
کامیاب ہوا کہ اوس نے کوفہ مین پہونچنے کے ساتھہ ہی دو اور شخص
اپنے مشرب کو کچھ دے کے علیؓ کا کام تمام کرانے مین اعانت کرنے کیلیے
ٹھہرائے۔ عبدالرحمان نے خلیفہ کو در مسجد پہ پا کے پہلی ضرب اون پر
لگائی اور اوس کے شریکون نے باقی کام قتل کا تمام کیا۔ ان زخمی خلیفہ نے
اوسوقت بھی کہ فقط سانس کا شمار تھا ہی اوس رحم دلی سے جو نمالخاصہ
اونکی طبیعت کا اور لوگون کا دل لبھانیوالا تھا کام لیا۔ اور حسنؓ کو تاکید
کی کہ اونکے قاتل کو ایک ہی ضرب مارین اور تکلیف اور اذیت جس کا
لامحالہ سزاوار قرار دیا جاتا اوس سے اوس کو بچاوین فصل ۳۲

لکھتے ہین کہ علیؓ نے بخنجر زہرآلود کہاکے زخمی ہونے کے پانچوین دن سنہ
ہجری مین وفات پائی اور سن اونکا باختلاف تاریخ ولادت ۵۷ یا ۵۸ یا
۶۳ برس کا ہوا - قبر اونکی پوشیدہ رہی جبتک کہ خلافت امویہ کا
استیصال نہین ہولیا - اور سنہ ۳۶۹ ہجری مین عضدالدولہ نے ایک عالیشان
مقبرہ بنوادیا جس کو قبۃ الانوار کہتے ہین - یہ مقبرہ جس کو بادشاہان
فارس نے باہم بکمال زیب وزینت آراستہ کیا کئے اوس کو پیروان علیؓ ایک
چیز نہایت احترام کی سمجھتے ہین - اور ایک شہر بھی مسمی مشہد علیؓ اونکے
نام پر قریب خرابہ کوفہ کے بسایا گیا - **فصل ۴۳** - علیؓ کے مرجانے پر
اونکے بڑے بیٹے حسنؓ خلیفہ وامام عراق مین ہوے مگر خلیفہ کا خطاب
بمجبوری معاویہ کو دیدینا پڑا - اور امام کا خطاب جو ایک باطنی منصب ہے
پیرو اون کے سمجھے کہ وہ اون سے جدا نہین ہوسکتا تھا معاویہ نے اونکے
لئے وظیفہ مقرر کردیا تھا اور اجازت بھی دی کہ بے کھٹکے گوشہ نشینی مین
بسر اوقات کرین نو برس بعد حسنؓ زہر سے مرگئے جس کو اونکی زوجہ

[illegible]

جعدہ نے باغواے معاویہ دیا تھا اور خود معاویہ کی بھی موت تھوڑے عرصہ
بعد ۶۷۹ء مین واقع ہوئی یزید اوسکا جانشین ہوا۔ اس شہزادے نے
اپنی بدکاری اور تندمزاجی سے اپنی رعایا کو ستایا بلکہ علی العموم مسلمانون کو
ایسا بیزار کیا کہ ابھی بہت زمانہ اوسکو دمشق مین خلیفہ ہوے نہین گذرا تھا
کہ چپکے سے حسینؓ کے پاس مدینہ مین ایک اسم نویسی ایک لاکھ چالیس ہزار
مسلمانونکی پہونچی کہ وہ انکو وہ رتبہ دینا چاہتے تھے جسکا استحقاق
بوراثت انکو اولادرسولؐ ہونے سے حاصل تھا اور اس اسم نویسی کے
ساتھ اظہار اوسکے شوق کا تھا کہ جیسے ہی انکو کنارے فرات کے دیکھین
تلوارین انکی امانت کے لئے کھینچین۔ برخلاف عاقلانہ مشورہ کے حسینؓ نے
اس نیوتے کو قبول کیا اور مع چند اصحاب اور ایک گروہ عورتون اور
بچون کے صحرانوردی کے جب قریب حدود عراق کے پہونچے تو اوس
ملک کے رہنے والون کو کچھ رکھائی بلکہ دشمنی کرتے ہوے پاکے انکو دغدغہ
پیدا ہوا اور شبہ ہوا کہ انکے رفیق کے لوگ یا تو انسے پھر گئے یا ہلاک
کرڈالے گئے بدقسمتی سے منشاء انکے اندیشہ کا ٹھیک تھا۔ اور حسینؓ کو
بشمول انکے ہمراہیون کے میدان کربلا مین پانسو سوارون کے

ر رسالہ نے گہیر لیا۔ مگر اب بھی حسینؓ نکل کے پناہ اوس قلعہ مین صحرا کے
لیسکتے تھے جسپر کچہہ قابو اگلے زمانہ مین قیصران روم اور خسروان فارس کا
نہ چلا۔ یا ہوسکتا تہا کہ وفاداری پر قبیلہ طے کی اعتماد کرتے کہ وہ بجوش شش
دس ہزار مسلح سپاہیون سے حمایت رسولؐ کے نواسے کی کرتے لیکن
بجائے اختیار کرنے کسیکی ان تدبیرون مین سے حسینؓ نے دشمن کے فوج کے
حاکم سے درخواست گفتگو کی کی اور کہا کہ ان تین شرطون مین سے
ایک کا اختیار انکو ملے (۱) یا تو انکو اجازت ملے کہ واپس مدینے کو چلے جائیں
(۲) یا اہل ثغور مین بمقابلہ اتراک تعینات کردیئے جاوین (۳) یا صحیح و
سالم یزید کے پاس بہیجدیئے جاتین۔ جواب مین اوسنے یہ کہا کہ یا اسیر و
مجرم بنکے لشکر خلیفہ مین حاضر ہون یا اپنی بغاوت کے یاداشت کے
منتظر رہین حسینؓ نے کہا کہ کیا تمہارا مقصد مجکو موت سے ڈرانے کا ہی۔ ایک رات کی
جو انکو مہلت سوچنے کی ملی تہی تو اس عرصہ قلیل مین وہ خوب غور و فکر
کرکے اپنے مقسوم کی مصیبت اوٹھانے پر مستعد ہوگئے۔ اپنی بہن
فاطمہ کو جو اس خاندانکی عنقریب ہونے والی تباہی پر زار زار روتے
تہین گریہ و زاری سے منع کیا اور کہا ہمارا توکل اللہ تعالےٰ پر ہے

زندہ رہتی - میرے مان فاطمہؑ میرے باپ علیؑ میرے بہائی حسنؑ سب مرگئے تباہی اوس تباہی پر جو واقع ہوچکی اور افسوس اوس باقی تباہی پر جو ہونیوالی ہی **فصل ۳۹** حسینؑ نے جواب دیا اے پیاری بہن خدا پر بہروسا کرو اور جانو کہ ہرشئے ہلاک ہوگی سوائے وجود اوس خدا کے جسنے سب چیزونکو خلق کیا اور جو اپنی قدرت کاملہ سے ان سب کو اپنے پاس اوپر راجع کریگا - میرے باپ علیؑ میرے بہائی حسنؑ مجہہ سے بہتر تہے اور ہم سب کے تاسی کے لئے نظیر خود رسول خداؐ موجود ہی

**فصل ۴۰** حسینؑ پیدایشی افسردہ طبع محزون المزاج تہے گویا اپنے مرگ بیگاہ کی انکو پہلے سے آگاہی تہی - اور مثل اپنے باپ کے دیندار مین قابل دید تہے - اور اہل سیر لکہتے ہین کہ وہ ہر روز ہزار مرتبہ عبادت حق تعالےٰ کی کرتے تہے - ایک دفعہ اونہون نے اپنے باپ سے پوچہا کہ آیا وہ انسے محبت رکہتے تہے - علیؑ نے جواب دیا کہ وہ انکو بکمال شفقت چاہتے تہے - پہر اونہون نے پوچہا کہ خدا سے بہی آپ کو محبت ہی علیؑ نے جواب دیا ہان اسپر حسینؑ نے کہا کہ سچی دو محبتین باہم ایک دل مین نہین رہ سکتین ہین - اس کلام سے علیؑ ایسے متاثر ہوئے کہ آنسو ٹپک

پڑے حسینؑ نے اونکی تشفی کے لئے کہا کہ آیا آپ کو کافر بننا اچھا معلوم
ہوتا ہی کہ میرا مرتے دیکھنا۔ علیؑ نے جواب دیا کہ مین اپنے پیارے بیٹے کو
پہلے حوالہ موت کے کردون نہ کہ اپنا دین چھوڑ دون۔ تب پہر حسینؑ نے
کہا کہ اس امتحان سے آپ کو معلوم ہو کہ آپکو میری محبت ایک الفت طبع ہی
اور آپ جو خدا سے محبت رکھتے ہین وہ سچی محبت ہی۔ اور آپکے اصل دل
سے ہی۔ **فصل ۴۱**۔ ایک عالیشان روضہ اوسی مقام پر تعمیر ہوا جہان
کہ لاش حسینؑ کی دفن ہوئی تہی۔ اور اس مقام کا نام مشہد حسینؑ ہی۔
اور اس دن تک وہان زوار بہت جایا کرتے ہین **فصل ۴۲** خلافت
عامہ سے اگرچہ اولاد علیؑ خارج رہے مگر ہر روز زمانہ مین مسلمان اونکا
احترام کیا کئے ہر ایک ملک مین مسلمانون کے یہ کبھی کبھی تخت نشین
ہوے۔ اور ہر ایک عہدہ اور ہر ایک کام دنیا بادشاہ سے لیکے
گدا تک کا اولاد رسولؐ سے ممتاز ہوا۔ انکو عرب مین شریف یا سید اور
شام و ترکستان مین امیر اور افریقہ و فارس و ہند مین سید کہتے ہین
اور جب یہ امر خیال کیا جاتا ہی کہ موافق مسلمانون کی شرع کے اثبات
دعوی سیادت کو کافی ہی کہ فلان شخص کے باپ یا مان مین سے

کوئی خاندان آنحضرت سے ہوسے تو یہ بات کچھہ تعجب کی نہین معلوم ہوتی
کہ تمام ممالک اسلامیہ مین ہر جگہ اولادِ رسول کی کثرت ہے۔ **فصل ۴۳**
اگر ہم فقط اسقدر ذکر پر علی کے اکتفا کرین جو ابتک ہم نے ان اوراق مین
ضمناً کیا ہی تو نہ صرف علی کے سے شخص کے حق مین کوتاہی بلکہ پڑہنے والے
کی توقع کے بھی خلاف ہوتا لہذا اتنی اور خصوصیات مذکور ذیل اونکے
بیان کرکے اس رسالہ کو ہم ختم کرتے ہین **فصل ۴۴**۔ کہتے ہین کہ ظاہر
ڈیل ڈول مین وہ میانہ قد مگر قوی تھے اور خالق نے اونکو بے اندازہ سکت
بدن مین مرحمت فرمائی تھی۔ داڑہی سیاہ اور گھنی تھی اور چہرہ اون کا
گلرنگ اور زیرکی اور نیکی کی شعاع دیتا ہوا تہا۔ اور اسپر اعتماد کرکے
ٹھیک پتا اونکے مزاج کا لگ جا سکتا تھا۔ شجاعت اور فصاحت دونون
مین برابر یہ مشہور تھے درحالیکہ لقب اسد اللہ کا اونکی جرات اور نام
آوری پر شاہد ہی اسکی ایک نظیر بہت سی نظیرون مین سے کہ جو محاصرہ
قلعہ خیبر ۶۲۸ عیسوی مین مشاہدہ ہوئے۔ جب ابو بکر اور عمر دو دفعہ
علم اوسپر گاڑ چکے اور دونون دفعہ ہٹا دئیے جا چکے تو آنحضرت نے
فرمایا کہ کل علم ایسے بہادر کے ہاتھہ میں دونگا کہ جو دوست خدا کا اور

رسول حبیب خدا کا ہو۔ دوسرے دن جب یہ علم علی کے سپرد ہوا تو وہ دشمن
کے طرف جھپٹے اور مظفر و منصور واپس آئے حکایت اونکی اس کارنمایاں کی
اور قصے اونکے اور وقائع عظیم کے اکثر عربی اور فارسی شاعرونکی تصنیفات
مین ہوا کرتے ہین اور عام مجمعون مین پڑہے جاتے ہین جہان ہجوم مشتاق
سامعین کا ہوتا ہی۔ اور سنکے از حد محظوظ ہوتے ہین چنانچہ جس صورت سے
وہ قلعہ خیبر کے سامنے تھے اوس کے بیان مین ایک شاعر یون کہتا ہی
ڈہال جو اوس بہادر کے بازو پر تھی وہ ایک ٹکڑا ابر کا قریب آفتاب کے
تھا اور پہر کہتا ہی کہ ڈہال کے نیچے سے علی نے جو ذوالفقار یعنی وہ مشہور
تلوار جسکو خدا نے اونکے لئے بہیجی تھے کہینچی تو ایسی چمکی جیسے بجلی چمکتی ہی
کہ قریب آفتاب کے ہو اور جس طرح کہ تیز تر شاخون کو کسی شاخ سے
کی جدا کرتا ہی اوسیطرح علی کا تیغہ سرون پر سخت کافرون کے گرتا تھا

**فصل ۵۴**۔ علی ہنرہاے جنگ مین کمال رکہتے تھے مگر اون کو
علم سیاست مین بالکل واقفیت نہ تہی۔ معاویہ نے اپنی اور
علی کے لڑائی کے ذکر مین کہا کہ دو چیزون سے مجکو موقع ملا کہ میرے
حریف سے مزاج مین اخفا نہ تہا۔ اور میری بات کا پتا نہین لگ سکتا

تھا۔ علیؑ کے اپنے سپاہی تھے اور میرے سپاہی اشارہ پر کام کرتے تھے فصل ۴۶ پس اگر علیؑ بلحاظ اپنی حیات اور بردباری و عقلمندی کے دیکھے جاوین تو جتنے لوگ عربستان مین سلف سے پیدا ہوے اون سب مین بڑھکے معلوم ہون گے۔ تمام مسلمان مورخ انکے حیات اور اخلاق اوصاف کا بیان نہایت جوش کے الفاظ سے کرتے ہین۔ ابوالفدا یون کہتا ہی۔ علیؑ مین ہم پاتے ہین نظیر ایک دلیر اور لائق رئیس کے ایک رئیس جس سے بہتر تمام اہل اسلام مین پایا جاتا نہین ہی۔ اور جو انصافاً مقابل بادشاہ حکیم مارقوس انطونیوس کے رکھا جاسکتا ہی۔ مگر وہ تباہ ہوے روزگار مخالف سے اور دشمنی سے ایک حریص عورت کے (عائشہ) باعث دروغ حلفی اور دست قاتل کے فصل ۴۷ لیکن علی اہل علم کے سلسلہ مین تھے ممتاز مرتبہ رکھتے تھے کہ انہون نے تحصیل علم مین ایسی کوشش و توجہ کی تھی جو اونکے زمانہ اور ملک مین رستم نہ تھے بہت سے مجموعے اونکے جملون کے اور مثلون کے اور قصیدون کے بعد اونکے باقی ہین۔ تھوڑی تھوڑی ان جملون سے شہر لیڈن مین گولیوس نے سنہ ۱۶۲۹ع مین اور لسٹ نے سنہ ۱۶۴۲ع مین آخر مین قصیدہ ابن زبیر کے

چھاپے - واشر نے گولن کے چھاپے ہوئے جلونکو فرانسیسی مین ترجمہ کرکے سنہ ۱۶۶۱ء
مین چھاپا - اکلی نے اپنی کتاب مسمی بہ تاریخ عرب کے تیسری طبع مین علی کے
ایک سو انہتر ۱۶۹ جلون کا انگریزی ترجمہ لکہا ہی اور نسمت اپنی عربی صرف و نحو کے
کتاب مین لکہتا ہی کہ توحزنتک نے اونکی ایک سو مثالین چھاپی ہین - سب کے
پہلے گوادگمیو نے انکے قصائد کو مع لاطینی ترجمہ کے روم قدیم سنہ ۱۶۴۲ء
مین چھاپا مگر اوس ہی کو کینبر نے صحیح کرکے شہر لیڈن سنہ ۱۷۴۵ء مین آٹھ ورقی
تختی پر چھاپا - اس مجموعہ مین چھ چھوٹے قصیدہ ہین پہلے قصیدہ کو اوین سے
گولن نے لوسیوس کے نحو و صرف کی کتاب مطبوعہ لیڈن سنہ ۱۶۱۶ء کے
آخر مین اور دوسری اور تیسری اور چوتھی کو اکاناؤ نے اپنی عربی نحو و صرف کے
کتاب مطبوعہ روم سنہ ۱۶۱۳ء مین طبع کیا ہی - ایک رسالہ علم رد سحر کے

ما مذکور ذیل بطور نمونہ کے اقوال علی کے ہین - علم امیر کی زینت اور فقیر کی دولت ہی - سچ بولنا
جس مطلب سے خدا نے گویائی دے اوس مطلب کے موافق کرتا ہی - کمال تین چیزون مین ہی صبر مصیبت
مین - اعتدال اپنے اشغال مین - لطف خلق مین - دین ایک درخت ہی جڑ جسکی ایمان ہی - اور خوف خدا
اوسکے شاخین ہین - اور حیا پہل ہی - جیسی دنیا کے سستی ہی حشمت اس کے ذلت ہی - بلندی
اسکے پستی ہی - مکار کے زبان شیرین ہوتی ہی - مگر دل کڑوا ہوتا ہے - حماقت لا علاج مرض ہے -
وہ شخص آدمیون مین سب سے زیادہ منصف ہی جو خود اپنے اوپر فتوی دے نہ اسکے کہ اور لوگ اوسپر فتوی دین
حرمون باہر ہوتے جو منافقے ہوتے ہین اور اس سبب مفاسد بپا ہوتے ہین وہ مفاسد جب عصر مین ورحس اقلیم
مین ہون اور بھی مین اکثر محدود رہتے ہین - اور اعضا حقہ اور اقالیم دیگر مین شاہر نہین ہوتے ہین - مگر وہ
مفاسد جو اختلاف ... سے پیدا ہوتے نہایت با اصلاح تدبیر عداوت ہی یعنے عناد دینی اوس سبب ہمداموین چنانچہ حال

بیان میں مصنف علی سنا ہے کہ اس کی شاہی کتب خانہ میں قسطنطنیہ کے موجود ہے سا سے ناظرین کی ایسے تھے ـ راحت ابدی کے آغوش میں

وہ نہ آرام کیا کرین فقط

## خاتمۃ الطبع

| | |
|---|---|
| حمد بیحد اور سپاس خدائے پاک کو | نور ایمان جسنے بخشا خاک کو |

رسالہ موسوم باسم تاریخی جزر و مظاہر الحق جسکو رسالہ خلافت مسٹر جان ڈونپورٹ سے حسب الحکم عالیجناب معلی القاب حضور شاہزادہ عالم و عالمیان میرزا جہاں القدر بہادر دام اقبالہ کے جناب مولوی محمد حیدر رضا صاحب خلف الصدق جناب مولوی ہر مزعلی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے بزبان اردو با محاورہ ان سنہ ۱۳۰۰ ہجری میں حلیہ ترجمہ سے آراستہ فرمایا اور سنہ ۱۳۰۸ء شہر عظیم آباد پٹنہ میں چھپا تھا اب مکرر باجازت شاہزادہ ممدوح الشان بلیغ حسن اہتمام سے طبع ہوکر دل پسند خاص و عام ہوا ہے

در سنہ ۱۳۲۷ ہجری

بخط خادم سید محمد ابن سید سلطان غفرلہ